فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا) رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۹ احسان ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۸ صفر ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جون سوا آٹھ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ انسان خود اپنی اصلاح کرے

ایسے شخص کی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات الصالحات کا مصداق کہیں

"انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گزر جائے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کیلئے خواہش کیا نتیجہ رکھیگی صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔" (ملفوظات دہم صفحہ ۳۷۱)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۸ جون ۔ کل مورخہ ۱۷ جون بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس انصار اللہ ربوہ کے زیر اہتمام انصار اللہ کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ادا فرمائے۔

اس اجلاس عام میں جس میں ربوہ کے انصار کثیر تعداد میں شریک ہوئے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی انصار سے خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ دو بجے شب اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کسی قدر تفصیلی روئداد آئندہ کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کراچی کے دورہ پر مورخہ ۲۰ جون کو بذریعہ شاہین ایکسپریس ساڑھے چھ بجے شام لائل پور سے روانہ ہو رہے ہیں۔

محترم صدر صاحب کی ڈاک کا پتہ کراچی میں مورخہ ۲۵ تاریخ تک حسب ذیل ہوگا

معرفت ملک مبارک احمد صاحب

۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

— محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ ملک برکت علی صاحب کی اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ جو عرصہ سے لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہیں کی حالت تاحال تشویشناک ہے۔ معمولی افاقہ کے بعد بار بار حملہ ہو جاتا ہے۔ ابھی تک مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب خاص توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ رجون ۶۵ء

رسالت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے

ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے لکھا ہے کہ اخلاقی اقدار کے لئے ٹھوس اور محکم بنیاد ایمان باللہ اور ایقان بالمعاد ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر ہم نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ ایمان باللہ اور ایقان بالمعاد کے لئے رسالت ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان باللہ اس وقت تک صحیح معنوں میں ایمان نہیں ہوتا جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے وجود کو یقینی طور پر محسوس نہ کریں۔

جب تک انسان کو کسی امر کے متعلق یقین کامل نہ ہو انسان فعال نہیں ہو سکتا مثلاً جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ ہم اپنی ٹانگوں کے بل چل سکتے ہیں بلکہ دوڑ سکتے ہیں اس وقت تک نہ تو ہم چل سکتے اور نہ دوڑ سکتے ہیں۔ اگر ہمیں یقین ہی نہ ہو کہ ہماری ٹانگیں اس قابل ہیں کہ ہم ان کو حرکت دے کر ان کے بل پر چل اور دوڑ سکتے ہیں ہم ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کسی حرکت کے لئے حرکت کے ظہور میں آنے پر پورا پورا یقین ہونا چاہیئے۔

اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان اور معاد پر یقین اخلاقی اقدار کی ٹھوس اور محکم بنیادیں ہیں تو لازم ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان اور معاد پر ایسا یقین ہو کہ جو ہم کو اخلاقی اقدار کی تکمیل کے لئے حرکت میں لا سکے۔ محض یہ مان لینا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہونا چاہیئے ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ ایسے ایمان سے ہمارے وجود میں کوئی موثر حرکت ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔ البتہ جب ہمیں کامل یقین ہو کہ واقعی اللہ تعالیٰ موجود ہے تو ہم اعمال صالحہ بجا لانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔ ایسا ایمان یونہی خیالی طور پر پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ ایسا ایمان پیدا کرنے کے لئے ٹھوس بنیادوں کی ضرورت ہے اور یہ ٹھوس بنیادیں رسالت مہیا کرتی ہے۔ رسالت سے ہی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کا بنانے والا وجود واقعی موجود ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ الذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک یعنی جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا وجود خود اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو بعض نشانات عطا کرتا ہے جن سے انسان جان جاتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولؐ ہو کر کھڑا ہوا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ اس کی طاقتوں پر اعتراض کرے۔ انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دیئے جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ انسانی تجارب شناخت نہیں کر سکتے۔ اور جب انسان ان خارق عادت امور کو دیکھتا ہے تو ایک بار تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن اگر اپنی عقل کا ادّعا کرے اور تفہیم الٰہی کے کوچے میں قدم نہ رکھے تو دونوں طرف سے راہ بند ہو جاتی ہے ایک طرف معجزات کا انکار۔ دوسری طرف عقل خام کا ادّعا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان دقیق در دقیق کنہ کے دریافت کرنے کی فکر میں وہ نادان انسان لگ جاتا ہے جو معجزات کی تہ میں ہے اور جس کی فلاسفی زمینی عقل اور سطحی خیالات پر نہیں کھل سکتی۔ اس سے وہ انکار کی طرف رجوع کرتے کرتے نبوت کے نفس کا ہی منکر ہو جاتا ہے اور شکوک اور وساوس کا ایک بہت سا ذخیرہ جمع کر لیتا ہے جو اس کی شقاوت کا موجب ہو کر رہتا ہے۔ کبھی یہ کہہ دیتا ہے کہ یہ بھی ہمارے جیسا ایک آدمی ہے جو کھاتا پیتا اور حوائج انسانی رکھتا ہے۔ اس کی طاقتیں ہم سے کیوں کر بڑھ سکتی ہیں؟ اس کی طاقتوں میں روحانیت کی قوت اور دعاؤں میں استجابت کا اثر کیونکر خاص طور پر آ جائے گا؟ افسوس! اس قسم کی باتیں بناتے اور اعتراض کرتے ہیں جس کے سبب جیسا میں نے ابھی کہا نفس نبوت کا انکار کر دیتے ہیں۔ سوچنے اور سمجھنے کا مقام ہے کہ معمولی طور پر تو مانتے نہیں اور غیر معمولی طور پر اعتراض کرتے ہیں۔ اب یہ عمداً اور صریحاً انبیاء علیہم السلام کے وجود کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا انہی عقلوں اور دانشوں پر ناز ہے کہ فلاسفر کہلا کر دہریہ یا نیچر پرست ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مخفی طاقتیں کبھی الہام اور وحی کے سوا اپنا کرشمہ نہیں دکھلا سکتیں۔ وہ وحی اور الہام ہی کے رنگ میں نظر آتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۳-۹۴)

اس سے ظاہر ہے کہ محض عقلی قیاس آرائی سے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ کی بیماری یہ نہیں ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ سائنس وغیرہ میں ترقی یافتہ ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے متاثر ہو کر اس بات کے قایل ہوتے جا رہے ہیں کہ اس پُرحکمت کائنات کا بنانے والا کوئی صاحب عقل وجود ضرور ہونا چاہیئے عام طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ضرور ہیں مگر اس زمانہ کی جو بیماری ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو شناخت نہیں کیا جا رہا۔ محض یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ ہے اور عام بول چال میں اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کر دینا یہ ظاہر نہیں کرتا ہے کہ یہ لوگ واقعی اللہ تعالیٰ کو شناخت بھی کرتے ہیں۔

اخلاقی اقدار میں غالبیت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو پوری پوری طرح شناخت کرتا ہو۔ مگر ہر کوئی اپنے طور پر ایسا نہیں کر سکتا اگرچہ اس کے لئے جد و جہد لازمی ہے تاہم اللہ تعالیٰ جہاں یہ فرماتا ہے کہ

الذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جد و جہد کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ

لاتدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار۔

یعنی انسانی قویٰ اس اللہ تعالیٰ کو نہیں پا سکتے البتہ اللہ تعالیٰ انسانی قویٰ اس پر نازل ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ محض عقلی ٹامک ٹوئیوں سے ہم اللہ تعالیٰ کو شناخت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے سے ہی اسی کو شناخت کر سکتے ہیں جن میں سب سے اعلیٰ طریقہ رسالت ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی شناخت کے لئے اپنے رسول بھیجتا ہے اور ان کو بیّنات دیتا ہے۔ یعنی ایسے نشانات دیتا ہے جن کو دیکھ کر انسان سمجھ لیتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے۔

ایسے نشانات کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ سب سے نازک قسم وہ ہے جو صدیقوں کو متاثر کرتی ہے۔ یعنی جو شخص رسولؐ اللہ کو دیکھ کر ہی پہچان جاتا ہے کہ ایسا شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔ یہ نشان بہت اعلیٰ درجہ کا نشان ہے اس نشان سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدیقی فطرت عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی آنکھ عطا کی تھی اسی لئے آپ کو صدیق کا لقب عطا ہوا ہے۔ ہر نبی کو ایسے صدیق عطا ہوتے ہیں جو فطرتاً اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو پہچاننے کی آنکھ رکھتے ہیں۔

اس سے اُتر کر وہ سعید روحیں ہوتی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے کارناموں کو دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں ان کے لئے ایسے نشانات کافی ہوتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ہزاروں مخالفوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے مگر وہ سب کا مقابلہ کرتا ہے اور فتح پر فتح حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں جو رکاوٹیں آتی ہیں وہ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ خداداد استقامت مومنوں کے لئے الٰہی نشان کا کام دیتی ہے۔ وہ اس سے پہچان لیتے ہیں کہ واقعی اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اس تحدی سے دعوے نہ کئے جاتا اور اتنی مخالفت کے مقابلہ میں کھڑا نہ رہ سکتا۔ یہ نشان بھی بڑی اونچی سعید روحوں کے لئے ہوتا ہے۔ پھر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ظاہرا معجزات دیکھ کر ہی رام ہوتے ہیں۔ عام لوگ اسی ذیل میں آتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی سعید روحیں رکھتے ہیں وہ جب رسولؐ اللہ کے معجزات دیکھتے ہیں تو اپنی سعادت کی وجہ سے صداقت کے قایل ہو جاتے ہیں ان کی فطرت میں بھی صداقت کو جب وہ ظاہر ہو جاتے قبول کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ ان سے اُتر کر وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہوتے تو سعید ہی ہیں مگر ان کی سعادت طبع دنیا کے رسم و رواج کے تہ بہ تہ پردوں میں چھپی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت ابوسفیانؓ تھے۔ جب ایسے لوگ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے

عیسائی عالمی ادارہ برائے تحقیق مقدّس کفن کی تازہ رپورٹ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے الہام ربانی کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآنی نظریہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کے متعلق تاریخی شواہد اور انجیل کی آیات سے یہ ثابت فرمایا کہ مسیح کو صلیب سے زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔ البتہ آپ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ضرور ہو گئے تھے۔ مگر علاج کے بعد آپ کو افاقہ ہو گیا تھا۔ بانی احمدیت نے بالخصوص اپنی تصانیف راز حقیقت۔ نور القرآن۔ مسیح ہندوستان میں اس عظیم الشان انکشاف اور تحقیق کو تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے آخر الذکر تصنیف "مسیح ہندوستان میں" اس یقین اور امید کا اظہار فرمایا ہے کہ آئندہ اس انکشاف کی تائید مزید علمی اور استدلالی رنگ میں ہوگی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ جن کے ذریعہ سے مسیح کے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائیگی۔ تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

ذیل میں ہم قارئین کرام کے سامنے ایک نئی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ جس سے بانی احمدیت کے انکشاف اور تحقیق کی مزید تائید ہوتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن کے متعلق تحقیق کرنے والا عیسائیوں کا عالمی ادارہ بھی بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مسیح کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس عالمی ادارہ کی رپورٹ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"بین الاقوامی گروپ کے ایک نمائندہ نے آج بیان دیتے ہوئے کہا کہ ٹیوران (Turin) نامی مقام پر مقدس کفن سے متعلق تحقیق کی تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے تھے

مسٹر کرٹ برنا Mr. Kurt Berna رپورٹرز کے سامنے مقدس کفن کی عالمی فاؤنڈیشن کے صدر کی حیثیت سے اظہار خیال کر رہے تھے ادارہ کی تشکیل اس غرض سے کی گئی تھی کہ وہ مقدس کفن کی تحقیق کے نتائج کی تشہیر کرے۔ یہ کفن سفید کپڑے کا ایک پھیلا ہوا پارچہ ہے۔ اس پر انسانی جسم کے سامنے اور پچھلے حصہ کے پورے سائز کا سایہ بصورت عکس نقش ہے۔ بہت سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ٹورن کے گرجا میں رکھا ہوا یہ کفن وہی کفن ہے جس میں صلیب سے اتارے جانے کے بعد مسیح کے بدن کو ڈھانپا گیا تھا۔

ایک رپورٹ میں ادارہ (مذکورہ) نے یہ بتلایا ہے کہ کس طرح اس نے اس کفن کے متعلق بہت سے فوٹوز کا سلسلہ تیار کیا۔ جو اپنی ذات میں فی الاصل فوٹو کے منفی (Negative) عکس کے حامل ثابت ہوئے۔ ان میں مسیح کے جسم پر لگے ہوئے زخموں سے بہنے والے خون کے دھبے بھی نظر آئے۔ یہ دھبے اس وقت پڑے جب کفن حضرت مسیح کے جسم پر لپیٹا گیا تھا۔ اگر یہ حقیقی نعش ہوتی۔ تو اس پر خون کے دھبے بالکل نہ ہوتے کیونکہ نعش میں خون کا دباؤ جاری نہیں رہتا۔ اس لئے تازہ خون اس کے زخموں سے نہیں بہہ سکتا۔" (ناردرن نیوز آف زیمبیا ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء)

ہمارے سامنے عالمی ادارہ برائے تحقیق مقدس کفن کی مفصل رپورٹ اور تحقیق نہیں ہے لیکن ادارہ نے اپنی رپورٹ کا بنیادی نظریہ پیش کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح کی وفات

"صلیب پر نہیں ہوئی ہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان نظریہ ہے جسے اس زمانہ میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔

آرہی ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

سوالات اور ان کے مختصر جواب

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سوال ۸۹۔ خدا تعالیٰ کا اسم اعظم کیا ہے
جواب۔ اللہ

سوال ۹۰۔ گناہ کا علاج کیا ہے۔
جواب۔ استغفار

سوال ۹۱۔ آپ "خاتم النبیین" کے کیا معنے لیتے ہیں۔
جواب۔ ہم ہر وہ معنی تسلیم کرتے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے مطابق ہوں۔ مثلاً آخری شارع نبی افضل النبیین نبیوں کے باپ، نبیوں کے مصدق، نبیوں کی زینت، نبیوں کی مہر وغیرہ۔

سوال ۹۲۔ "السلام علیکم" میں کس سلام کی طرف اشارہ ہے۔
جواب۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم کی طرف جو مومنوں کو جنت میں فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جائے گا۔

سوال ۹۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت مسیحؑ کی طرح "زکی" کیوں نہیں کہا گیا۔
جواب۔ اس لئے کہ حضور کا اصل مقام مزکی ہونے کا تھا۔ یعنی زکی بنانے والے۔ (ویزکّیھم)

سوال ۹۴۔ اذکرا اللہ کذکرکم اٰباءکم کا کیا مطلب ہے۔
جواب۔ جس طرح کوئی شخص اپنے باپ کا شریک ہونا برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مومن کو خدا کے سوا کسی اور خدا کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

سوال ۹۵۔ قلندر کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ یہ لفظ قال اور قلندر سے مرکب ہے یعنی ایک فقیر اور ولی جو یکتائے روزگار ہو۔

سوال ۹۶۔ عشق مجازی کیا ہے۔
جواب۔ خدا کے بندوں سے محبت۔

سوال ۹۷۔ مسلمانوں کے تنزل کا حقیقی سبب کیا ہے؟
جواب۔ مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

سوال ۹۸۔ ناولوں کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے۔
جواب۔ حسنہ حسنٌ وقبیحہ قبیحٌ

سوال ۹۹۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو النبی کے لفظ سے کیوں مخاطب کیا جاتا ہے۔
جواب۔ تا بتایا جائے کہ زندہ اور کامل نبی صرف اور صرف رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال ۱۰۰۔ احمدیت کیا ہے؟
جواب۔ حقیقی اسلام کی وہ تعبیر جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے الہاماً پیش فرمائی۔

سوال ۱۰۱۔ کیا نبی شاعر ہو سکتا ہے۔
جواب۔ تائید حق میں کلام موزون کہنا منافی نبوت نہیں۔ مگر نبی کو شاعر کہنا اس کے منصب کی توہین ہے۔ کیونکہ نبوت حقیقت ہے اور شاعری تخیلات اور مبالغہ انگیزی کا مجموعہ۔

سوال ۱۰۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا روحانی انقلاب برپا کیا۔
جواب۔ مُردوں کو مسیحائی بخشی اور حیوانوں کو خدا نما انسان بنا دیا۔

سوال ۱۰۳۔ فتح کا یقینی ہتھیار کیا ہے
جواب۔ دعا

سوال ۱۰۴۔ الجنۃ تحت اقدام الامہات کا مفہوم کیا ہے۔
جواب۔ مائیں اسلامی ماحول میں اپنے بچوں کی تربیت کر کے گھر کو جنت بنا سکتی ہیں۔

سوال ۱۰۵۔ حضرت منصور حلاج کا نعرہ انا الحق کیا تھا۔
جواب۔ بس اتنے پہ ہوا ہنگامہ دار و رسن برپا
کہ کیوں آغوش میں لے آئینہ مہر درخشاں کو

سوال ۱۰۶۔ پیشگوئی تو حضرت عیسیٰ بن مریم کے نزول کی تھی۔ جناب مرزا صاحب کیسے آگئے
جواب۔ جیسے ملاکی نبی کی پیشگوئی تو ایلیا نبی کے آسمان سے آنے کی تھی، او تشریف لے آئے (بقول حضرت عیسےٰ) حضرت یحییٰ

سوال ۱۰۷۔ خدا تک پہنچ جانے کے بعد عبادت کی کیا ضرورت ہے۔
جواب۔ عرفان الٰہی ایک غیر محدود سمندر ہے جس کی ابتدا تو ہے مگر انتہا کوئی نہیں۔

سوال ۱۰۸۔ اسلامی پردہ کیا ہے؟
جواب۔ غض بصر کرنا اور زینت کے عدم اظہار اور نامحرموں کے خلا ملا سے بچنا۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

ایک امام اور مضبوط مرکز کی برکت

شیعہ معاصر ہفت روزہ رضاکار لاہور نے اپنے ایک حالیہ ایڈیٹوریل میں کراچی کے ایک صاحب سید شوکت حسین رضوی کا خط شائع کیا ہے جس میں انہوں نے مدیر رضاکار کو لکھا ہے کہ:-

"آپ نے شیعہ جماعت کا تقابل احمدی جماعت سے کیا ہے واقعی ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہم مٹھی بھر احمدیوں سے بھی پیچھے نظر آتے ہیں۔۔۔ لیکن اس سلسلے میں ایک بات آپ سے دریافت طلب ہے وہ یہ کہ احمدی جماعت کا امام زندہ ہے اور اس باعث اس جماعت کا ایک مرکز قائم ہے اور مرکز کے زندہ اور مضبوط ہونے ہی کا یہ کرشمہ ہے کہ احمدی جماعت کے تمام ادارے دینی ہوں یا قومی سب کے سب شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں اور ان کے سالانہ بجٹ لاکھوں روپے تک پہنچتے ہیں۔

ہماری جماعت کی اصل کمزوری یہی ہے کہ ہمارا کوئی مرکز نہیں ہے اور مرکز نہ ہونے کی وجہ سے ہی قوم عدم تنظیم کا شکار رہے اور پھر اسی باعث تمام خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔"

(رضاکار ۸۔جون ۶۵ء)

یہ واقعی اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو ایک امام اور ایک مضبوط مرکز کے ماتحت متحد ہو کر کام کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فی الحقیقت یہ ایک ایسی نعمت ہے جسے بجا طور پر سب رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس انعام خداوندی پر ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے اور شکر گزاری کی عملی صورت یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال و کردار سے اپنے مقدس امام کے احکام اور منشا کی پوری پوری اطاعت اور پیروی کریں اور مرکزِ سلسلہ کو اور زیادہ مضبوط اور فعّال بنانے کی کوشش کریں۔

تجدیدِ دین اور انسانی کوششیں

مشہور دینی عالم مولانا امین احسن اصلاحی مدیر میثاق اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"ہمارا خیال یہ ہے کہ ہر آدمی انبیاء کے طریقے پر پورے دین کو لے کر نہیں اٹھ سکتا بلکہ سچ پوچھئے تو ہم اس کو ایک خبط سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو ہمہ شما کیلئے اتنا ہی بس ہے کہ اپنی صلاحیت کے مطابق دین و ملّت کی کوئی چھوٹی موٹی خدمت کر جائیں۔ اگر اخلاص کے ساتھ بنیان ملّت کی ایک اکھڑی ہوئی اینٹ بھی اپنے ہاتھوں سے اس کی جگہ پر جم جائے تو شاید نجات کے لئے وہی کافی ہو جائے، اس کو حوصلہ کی تنگی سمجھئے یا تجربہ کی تلخی یہ سب کچھ پانے کے ادّعا کے زعم میں سب کچھ کھو دینے کی بجائے سلامتی اسی میں نظر آتی ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کی خدمت کے بے شمار گوشوں میں سے جس خدمت کی صلاحیت اپنے اندر محسوس ہوتی ہے اس کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔"

(شہاب ۶۔جون ۶۵ء)

مولانا اصلاحی تو "تجربہ کی تلخی" کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ محض انسانی کوششیں دین کو زندہ نہیں کر سکتیں مگر حقیقت یہ ہے کہ روزِ اوّل سے اللہ تعالےٰ کی سنّت اور انبیاء علیہم السلام کی پوری تاریخ اس کی گواہ ہے جس کے بعد نئے تجربے کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اگر ہمہ شما بھی محض اپنے بل بوتے پر پورے دین کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی ضرورت و اہمیت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ جو لوگ ایسا زعم رکھتے ہیں وہ نہ پہلے کبھی کامیاب ہوئے اور نہ آئندہ ہوں گے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جب آخری زمانہ کے عظیم فتنہ اور بگاڑ کا ذکر فرمایا تو اس کی اصلاح کے لئے کسی مادی ذریعہ یا محض انسانی کوشش کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ایک آسمانی مصلح کی خوشخبری دی جس کے ذریعے دین کا احیاء مقدّر تھا۔

دینی اور دنیوی تعلیم کا مسئلہ

ایک معاصر دینی اور دنیوی تعلیم کے مسئلہ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ہم سمجھتے ہیں کہ دینی اور دنیاوی تعلیم کے درمیان جو خلیج حائل ہے اس کو پاٹنا ہمارا اولین مسئلہ بن جاتا ہے۔۔۔۔ اس نہایت اذیت ناک صورتِ حال کا حل یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تعلیم کے درمیان حائل ہونے والی موجودہ خلیج کو دور کیا جائے یہ بہت درست بات ہے کہ دینی تعلیم کو جدید تعلیم کے تابع نہیں ہونا چاہیئے لیکن اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ طریق تعلیم کو دو قلعوں میں بند کر کے ایک دوسرے کے متصادم بنا دیا جائے ایک راستہ یہ بھی ہے کہ جدید تعلیم کو دینی تعلیم کے تابع بنایا جائے اور جدید تعلیم کی تمام خوبیوں کو طریق تعلیم میں اس طرح استعمال کیا جائے جس طرح اکابرینِ امت کے زمانہ میں یونانی فلسفے کو تعلیم کا جُزو بنا کر اسے دینی تعلیم کے تابع کر دیا گیا تھا۔"

معاصر نے جو راستہ تجویز کیا ہے وہ ہے تو درست یعنی یہ کہ جدید تعلیم کو دینی تعلیم کے تابع بنایا جائے اور جدید تعلیم کی تمام خوبیوں کو دینی تعلیم میں سمو لیا جائے لیکن سوال قابلِ غور یہ ہے کہ ایسا کرے کون؟ کیا موجودہ ماحول اور فضا میں ایسا ہونا ممکن بھی ہے؟ کیا ہمارے ہاں کے علماء اور دینی تعلیم کے ماہرین میں اس پر عمل پیرا ہونے کی اہلیت یا کم از کم اس کی خواہش بھی ہے یا نہیں؟ جب مسئلہ کے اس پہلو پر ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں لامحالہ اسی نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ جدید تعلیم کو دینی تعلیم کے تابع کیا جائے یا نہ۔ کیونکہ اس میں تو کسی اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایسا ہونا کیونکر ممکن ہے؟ اور کس طرح ایسے علماء پیدا کئے جا سکتے ہیں جو دنیوی تعلیم پر حاوی ہونے کے باوجود علمی اور عملی طور پر ان علوم کو دین کے تابع رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

آج سے قریباً ستّر برس قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس سلسلے میں جو ارشاد فرمایا تھا ہمارے نزدیک وہ اس مسئلہ کے متعلق حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی کی روشنی میں اس مسئلہ کو پوری طرح حل کیا جا سکتا ہے۔

حضورؑ نے فرمایا تھا:-

"مَیں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علومِ جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علومِ جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔۔۔۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے (حالانکہ) سچا فلسفہ قرآن میں ہے۔ مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہامِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور جو قرآن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔۔۔۔ پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔۔۔۔ علومِ جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیّت سے ہو اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱/۴/۶۵ تا ۳۱/۵/۶۵

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ذیل میں ان احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے تعمیر فضل عمر ہسپتال کے لئے دس روپے یا اس سے زائد رقوم بطور عطیہ مورخہ ۱/۴/۶۵ سے مورخہ ۳۱/۵/۶۵ تک بھجوائی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان معطی احباب کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی دنیوی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمادے۔ آمین

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱	میاں محمد شفیع صاحب ومحمد حسین صاحب از والدہ صاحبہ ووالد صاحب	۱۲۰۰۰ — ۰۰
۲	محمد حنیف صاحب محاسب، جماعت ایبٹ آباد	۱۰ — ۰۰
۳	بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب کوئٹہ	۱۰ — ۰۰
۴	مسز مبارک احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۵ — ۰۰
۵	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۰ — ۰۰
۶	جماعت حلقہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ	۱۲۰ — ۵۰
۷	لجنہ اماء اللہ چٹا گانگ	۱۴ — ۰۰
۸	مسز لطیف احمد صاحب منڈی بہاء الدین	۲۰ — ۰۰
۹	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرشید صاحب کراچی	۱۵ — ۰۰
۱۰	بشریٰ محمود نواز صاحبہ "	۲۵ — ۰۰
۱۱	امۃ الباری صاحبہ "	۱۰ — ۰۰
۱۲	امۃ الحی خالد صاحبہ "	۴۰ — ۰۰
۱۳	محمودہ بٹ صاحبہ "	۱۰ — ۰۰
۱۴	صادقہ طاہرہ صاحبہ "	۱۱ — ۰۰
۱۵	طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ "	۱۰ — ۰۰
۱۶	بیگم صاحبہ چوہدری سردار احمد صاحب "	۱۰ — ۰۰
۱۷	بیگم صاحبہ ایم اے خورشید صاحب "	۲۲ — ۰۰
۱۸	غلام یٰسین صاحب بٹ رسالپور	۷۶ — ۵۶
۱۹	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۱۲ — ۰۰
۲۰	خالد ادریس صاحب پشاور	۱۰ — ۰۰
۲۱	امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ چوہدری حفیظ اللہ صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
۲۲	جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۲۰ — ۰۰
۲۳	جماعت احمدیہ جہلم	۱۵ — ۰۰
۲۴	احباب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۵۰ — ۰۰
۲۵	اہلیہ صاحبہ چوہدری مبشر احمد صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ	۱۰۰ — ۰۰
۲۶	سید بشارت احمد صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۲۷	اہلیہ صاحبہ خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار راولپنڈی مع بچگان	۱۰ — ۰۰
۲۸	مسز شاہدین صاحبہ باغبانپورہ لاہور	۱۰ — ۰۰
۲۹	مخدومہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۱۲ — ۰۰
۳۰	حشمت بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری عبد الرحمن صاحب مبلوی حال راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۳۱	بھاگ بھری صاحبہ چک ۹۶/۱۲-ایل منٹگمری	۱۰ — ۰۰
۳۲	ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۲۰۰ — ۰۰

ہفتہ اطفال ۱۵ سے ۲۲ جون

کے دوران عہدیداران اور والدین تعاون فرمائیں اور اطفال کو (۱) نماز باجماعت کی پابندی ۲۔ تعلیمی کلاس اور علمی مقابلوں ۳۔ ورزشی مقابلوں۔ ۴۔ اچھے اخلاق (سچ۔ دیانت۔ جرأت اطاعت وغیرہ) کی تربیت کے پروگرام پر عمل کروائیں۔ یوم والدین کا جلسہ ہر مجلس اور ہر حلقہ میں ضرور ہو

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کا سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ مئی کو منعقد ہوا۔ ہماری درخواست پر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی اپنے رفقاء سمیت اس میں شامل ہوئے۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں افتتاحی اجلاس ہوا جس میں مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی حلقہ ہذا نے جماعت ہذا کی طرف سے ایڈریس پیش کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ صاحب اور ان کے رفقاء کو خوش آمدید کہا اور اپنے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے سورۃ فاتحہ کی ایمان افروز تفسیر بیان فرما کر جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

پھر بعد نماز عشاء مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے غیر ممالک میں اپنے تبلیغی حالات بیان کئے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے توحید باری تعالیٰ اور حقیقت اسلام پر تقریر فرمائی جس سے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔

۲۷ مئی کو بعد نماز فجر مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر نے سورۃ العصر کی تفسیر کی۔ اسی روز جماعت احمدیہ بستی رنداں کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں تقریباً ساٹھ روپے برائے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ پیش کئے گئے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نزدیکی جماعت احمدیہ بستی سہرانی کی درخواست پر ان کے ہاں بھی تشریف لے گئے۔ اور دعا فرمائی۔ اس جماعت نے تقریباً سوا سو روپیہ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کئے اس موقعہ پر صاحبزادہ صاحب موصوف نے بستی رنداں کی احمدی وغیر احمدی خواتین سے بھی خطاب فرمایا اور شرک سے اجتناب اور توحید پر کامل ایمان اور قربانی کی تلقین فرمائی۔

پھر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت مؤثر رنگ میں تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے کلمہ طیبہ کی دوسری جزو محمد رسول اللہ پر خطاب فرمایا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام اور ارفع شان کو واضح کرتے ہوئے احباب کو ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی مؤثر تلقین فرمائی۔

بعد ازاں جماعت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی نے مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کے رفقاء و مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پھر مکرم حضرت صاحبزادہ نے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے گئے۔ اسی روز ایک دوست واحد بخش بلوچ سکنہ خانپور فارم بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے

بعد نماز عشاء مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ علاقہ منٹگمری نے وفات مسیح علیہ السلام اور فیضان نبوت محمدیہ پر تقریر کی

۲۸ مئی کو مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے برکات خلافت بیان کرتے ہوئے دوستوں سے قیامت تک خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کا عہد لیا۔

ہمارے جلسہ میں اس ماحول کے دیہات کے سینکڑوں غیر از جماعت دوست شریک ہوئے اسی طرح ڈیرہ غازیخان شہر اور باقی ضلع کی جماعتوں کے احمدی بچے مستورات اور مرد کثیر تعداد میں بعد شوق شامل ہوئے۔ جملہ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے احسن رنگ میں ادا کیا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر شامیانہ اور مستورات کے پردہ کا انتظام تھا۔ خدام نے تین میل تک سڑک ہموار کی تاکہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کار پر بآسانی گذر سکیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کے مبارک نتائج برآمد فرمائے

عبد القدوس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی رنداں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح محترمہ ثریا جبیں صاحبہ (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں) بنت محترم سید سمیع اللہ شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ اعلان نکاح مورخہ ۹ جون کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مسجد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں فرمایا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (خاکسار کیپٹن سید محمد احمد ابن حضرت سید ناظر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۰۵ میں سکینہ بی بی زوجہ غلام قادر صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{312}{ج ب}$ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری کوئی آمدنی نہیں حق مہر مبلغ ½ ۲ صد روپے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور ایک ڈنڈی طلائی وزنی ۸ ماشہ مالیتی ۹۷/- روپے ہیں۔ میں جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نشان انگوٹھا سکینہ بی بی۔
گواہ شد: رشید احمد سیکرٹری مال۔
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور۔

مثل نمبر ۱۷۸۰۶ میں کرم بی بی بیوہ فضل دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک $\frac{69}{2}$ گھسیٹ پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے جو میں وصول کر چکی ہوں میرا زیور کوئی نہیں زرعی زمین دو کنال واقع چک $\frac{69}{2}$ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور جس کی موجودہ مالیت ساڑھے سات صد روپے ۷۵۰/- ہیں۔ اس جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نشان انگوٹھا کرم بی بی
گواہ شد: محمد یوسف ناصر
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۸۰۷ میں صدیقہ بیگم زوجہ رشید احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{69}{2}$ گھسیٹ پورہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میری کوئی آمدنی نہیں حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۳۲/- روپے انعام طلائی ایک وزنی نصف تولہ مالیتی ۶۶/- روپے ہیں اس جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صدیقہ بیگم
گواہ شد: رشید احمد ولد غلام محمد مرحوم (خاوند موصیہ)
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۸۰۸ میں زکیہ بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{312}{ج ب}$ کھنڈووالی ڈاک خانہ $\frac{310}{ج ب}$ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری کوئی آمدنی نہیں۔ حق مہر ۱۶۰۰/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ ہار طلائی وزنی سوا تولہ مالیتی ۱۹۲/- روپے کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۳۲/- روپے مشین سلائی قیمتی ۱۵۰/- روپے کل مبلغ ۲۰۷۴/- روپے ہیں اس جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: زکیہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد: محمد امین شاہ معلم
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۸۰۹ میں قدرت اللہ ولد عبدالکریم قوم آرائیں پیشہ ملازمت تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میری زرعی اراضی حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ایک کینال واقع سمندری مالیتی ۸۰۰۰ روپے زرعی اراضی سوا چھ کیلے واقع چک $\frac{487}{گ ب}$ ضلع لائلپور مالیتی ساڑھے بارہ ہزار ہیں۔ اس جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو سکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو ۸۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: قدرت اللہ بقلم خود
گواہ شد: سید محمد حسین
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۸۱۰ میں رفیق احمد ولد چوہدری عزیز احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ظفر آباد ڈلہیبی ڈاک خانہ ٹوسکا ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں اگر کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گذارہ بصورت جیب خرچ ماہوار جو والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد: رفیق احمد سکنہ ظفر آباد ڈلہیبی ڈاک خانہ ٹوسکا براستہ ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد
گواہ شد: ناصر احمد سکنہ دارالصدر غربی
گواہ شد: چوہدری محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۸۱۱ میں سید حسین ولد سید سردار حسین شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عارف والا $\frac{29}{ٹ}$ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۸۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: سید حسین شاہ $\frac{29}{ٹ}$ عارف والا
گواہ شد: عزیز اللہ پریذیڈنٹ عارف والا
گواہ شد: خالد ہاشمی بقلم خود

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے ۱۲ جولائی تک جو کلاس رشد و اصلاح کے زیر انتظام لگائی جارہی ہے۔ اس میں پردہ کا انتظام ہوگا۔ مقامی اور بیرونجات کی تمام مستورات اور طالبات جو اچھی طرح لکھنا پڑھنا جانتی ہوں اس کلاس میں شامل ہوں۔ طالبات کے نام بھجوا دئے جائیں۔ رہائش کا انتظام دفتر لجنہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری تعلیم)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام :- تمام علمی ودینی امور کے بارے میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے حضور اقدس علیہ السلام کی نمائندہ تحریرات وملفوظات کا انتخاب۔ ضخامت ۱۳۲ صفحات قیمت ۲۰ء۰ روپے ملنے کا پتہ۔ جمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

احمد نگر تحصیل چنیوٹ میں یوم والدین

مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ کا "یوم والدین" برائے مجالس چنیوٹ، ڈاور۔ لالیاں۔ کوٹ قاضی۔ کتیا لیانوالہ۔ بروز جمعۃ المبارک مورخہ $\frac{25}{}$ $\frac{6}{65}$ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ احمد نگر میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس میں متعدد علمائے سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ چنیوٹ۔ ڈاور۔ لالیاں، کوٹ قاضی۔ کتیا لیانوالہ کے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سو فیصد اطفال کو اس "یوم والدین" کے جلسہ میں شامل فرمائیں۔ درج بالا مجالس کے خدام انصار اور مستورات سے بھی شمولیت کی درخواست ہے

(ناظم اطفال الاحمدیہ احمد نگر)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم

۳۵۰۔ مکرم قاضی محمد شفیق صاحب چک لالہ راولپنڈی ۔۔۔ ۳۵۰ روپے

۳۵۱۔ محترمہ امۃ القیوم اسلم صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی و نارمل سکول جھنگ صدر ۔۔۔ ۳۰۰ "

۳۵۲۔ مکرم راجہ ودود احمد صاحب ابن الحاج محمود احمد صاحب سرگودھا شہر ۔۔۔ ۳۰۰ "

۳۵۳ محترمہ عزیزہ بیگم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ ۔۔۔ ۳۰۰ "

۳۵۴ سمابت عزیز صادق احمد صاحب ۔۔۔ ۳۰۰ "

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سندھ میں احمدیت

سندھ میں احمدیت کے متعلق مواد جمع کرنا مقصود ہے اس لئے ان تمام احباب سے درخواست ہے جن کا احمدیت کے سلسلہ میں سندھ سے تعلق رہا ہو۔ اپنا تجربہ کام اور معلومات صاف خوشخط تحریر کرکے خاکسار کو بھجوادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے

(امیر جماعت احمدیہ خیرپور ڈویژن)

لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

ذاتی طور پر رسول اللہ سے شکست کھاجاتے ہیں تو ان کی سوئی ہوئی سعادت بیدار ہو جاتی ہے۔ تب وہ اس امر کے قائل ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے وہ سو فیصدی ٹھیک ہے رسول اللہ کا رعب ان کے دلوں پر چھا کر اس سے غفلت کے پردے کو اٹھادیتا ہے اور وہ اپنے رب کو شناخت کر لیتے ہیں۔

الغرض ایک رسول اللہ کو جو نشانات ملتے ہیں ان کے کئی درجے ہوتے ہیں۔ ہر انسان اپنی اپنی فطرت کے مطابق ان سے اثر لیتا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے رسالت کتنی ضروری ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر رسالت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی شناخت ہی نہ ہو سکتی۔ اور وہ ہمیشہ انسان سے مخفی ہی رہتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے رسول بھیج کر اور ان کو نشانات اور معجزات عطا کرکے انہیں اپنی ذات کی شناخت کا ذریعہ بنایا ہے

اس کی وجہ ظاہر ہے آپ کا حساب آپ کی پاس بک میں درج ہے جس سے کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں ہوتی۔ روپیہ جمع کرنا ہو یا نکلوانا تمام اندراجات منٹوں میں ہو جاتے ہیں۔ آپ کے کاروبار یا رہائش گاہ کے بالکل قریب ہر جگہ ڈاکخانے موجود ہیں۔

پورے ملک میں 8,700 سے زیادہ ڈاکخانے آپ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ بڑے ڈاکخانے کے تحت آنے والی کسی بھی شاخ سے روپیہ نکلوانے کی سہولت موجود ہے۔

آپ کی رقم پر $2\frac{1}{2}$ فیصد سالانہ منافع دیا جاتا ہے۔ جس پر انکم ٹیکس معاف ہے اور یہ منافع ہر ماہ جمع ہوتا رہتا ہے

پوسٹ آفس

سیونگ بینک

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کیلئے مکمل کورس پندرہ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ **ربوہ**

شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن فی الاصل وہ بہت اہم ہوتے ہیں

ایسے احکام کو چھوٹا تصور کر کے ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز شریعت کے بعض ایسے احکام کی حکمت بیان کرتے ہوئے جو بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں فرماتے ہیں:

"شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں۔ لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے۔ پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ غرض جتنے اہم کام ہیں ان سب میں آپؐ نے دائیں کو ترجیح دی ہے سوائے ایسے کاموں کے جن میں گندگی یا ناپاکی کا کچھ پہلو ہو۔ ان میں بائیں کو رکھا ہے۔ مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہیئے یہ جو دائیں کو فوقیت حاصل ہے یہ صرف انسانوں میں نہیں بلکہ اکثر جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے ان میں سے بھی اکثر دائیں ہاتھ سے ہی کام کرتے ہیں گو وہ انسان کی طرح تو نہیں کرتے مگر دائیں سے کام کرنے کی رغبت ان میں بھی پائی ضرور جاتی ہے چنانچہ دیکھ لو گھوڑا اگر کھڑا ہو اور اس کو چلانا چاہو تو وہ پہلے اپنا دایاں پیر استعمال کرتا ہے۔ بعض اور کھاتے پیتے جانور بھی دائیں کو استعمال کرتے ہیں۔ شیر جب بھی پنجہ مارتا ہے دائیں ہاتھ کا مارتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جانور بھی انسان ہی کی طرح کرتے ہوں۔ بلکہ اکثریت دایاں ہاتھ استعمال کرنے والے جانوروں کی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عوام الناس میں بھی خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں کثرت دائیں کے استعمال کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے ہی دائیں کو اہمیت دی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کے تحت دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کو ترجیح دی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ نے دائیں بائیں کے لئے یمین و شمال کے الفاظ رکھے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا ہے تو ہم یقیناً اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے ہیں یہاں بھی یمین کا لفظ بولا گیا ہے غرض اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب یمین کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپؐ کی مجلس میں بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے کوئی شخص آپؐ کے لئے کچھ دودھ لے کر آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دودھ لے لیں آپؐ نے اس سے دودھ لے لیا اس میں سے تھوڑا سا پینے کے بعد آپؐ نے دائیں بائیں دیکھا ممکن ہے کہ اس وقت تنگیٔ رزق ہو یا آپؐ کو خیال آیا ہو کہ حضرت ابوبکرؓ کو کچھ تکلیف ہے کیونکہ ان دنوں ان کی صحت کچھ کمزور تھی آپؐ نے چاہا کہ وہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا جائے مگر حضرت ابوبکرؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا بیٹھا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ حق تو دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے تمہارا ہے مگر میں یہ دودھ (حضرت) ابوبکرؓ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ بائیں طرف بیٹھے ہیں اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ میں (حضرت) ابوبکرؓ کو دے دوں وہ لڑکا کہنے لگا اگر حق دائیں والے کا ہے تو میں یہ تبرک نہ دوں گا۔ یہ ایک عشقیہ رنگ ہے اس وقت ایک لڑکے کو دودھ نظر نہیں آتا تھا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تبرک نظر آتا تھا جب اس لڑکے نے یہ کہا میں یہ تبرک نہیں چھوڑتا تو آپؐ نے وہ دودھ اسی لڑکے کو دے دیا عام طور پر اتنے چھوٹے لڑکوں کو مجلس میں دور بٹھایا جاتا تھا مگر اس دن وہ لڑکا اتفاقاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل چاہتا تھا کہ دودھ ابوبکرؓ کو دے دیں مگر آپؐ نے دائیں کو ملحوظ رکھا اور دودھ انہیں نہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر دائیں کا خیال تھا" (الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)

لندن میں ایوب، شاستری ملاقات

تنازعہ رن کچھ طے ہونے کا امکان

لندن ۱۸ رجون۔ صدر ایوب اور بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کے درمیان کل صبح یہاں ملاقات ہوئی۔ مسٹر شاستری نے بعد ازاں بھارتی اخبار نویسوں کے لنچ میں بتایا کہ یہ ملاقات نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ولسن تنازعہ رن کچھ کے تصفیہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں آپ نے توقع ظاہر کی کہ اس مسئلہ پر ہمارے درمیان معاہدہ ہو جائے گا۔ آپ نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے امریکہ جانے سے قطعی انکار کبھی نہیں کیا۔ البتہ موسم خزاں میں امریکہ جانا میرے لئے مشکل ہوگا۔ اگر کوئی مناسب موقع آیا تو میں امریکہ جاؤں گا۔

افریشیائی کانفرنس اقوام متحدہ کی تنظیم نو کا مطالبہ کرے گی

الجزیرہ ۱۸ رجون۔ دوسری افریشیائی کانفرنس جو ۲۹ رجون سے الجزیرہ میں شروع ہو رہی ہے اقوام متحدہ کی تنظیم نو کا مطالبہ کرے گی تاکہ عالمی ادارے میں افریقہ اور ایشیا کے ممالک کو مؤثر نمائندگی مل سکے۔ کانفرنس کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان اس مطالبہ کی پرزور حمایت کرے گا کیونکہ اقوام متحدہ کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق اپنی قراردادوں پر عمل نہیں کرا سکی جس سے پاکستان کو شدید مایوسی ہوئی ہے

لندن میں دولت مشترکہ کانفرنس شروع ہوگئی

لندن ۱۸ رجون۔ دولت مشترکہ کے سربراہوں نے دولت مشترکہ کو ایک مضبوط فعال اور مؤثر ادارے کی شکل دینے کا فیصلہ کیا ہے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں جو کل صبح مالبرو ہاؤس میں منعقد ہوا کانفرنس کا ایجنڈا منظور کیا گیا ایجنڈے میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ دولت مشترکہ کی پارلیمانی اسمبلی قائم کی جائے ایجنڈے کے مطابق کانفرنس دنیا کی عام سیاسی صورت حال، دولت مشترکہ کے ممالک کی اقتصادی ترقی اور برطانیہ کے زیر نگیں علاقوں کی آزادی کی ترقی کا جائزہ لیا جائے گا۔

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس مالبرو ہاؤس میں شروع ہوا۔ اجلاس میں دولت مشترکہ کے اکیس ممالک کے سربراہ اور وزرائے اعظم اور ان کے ہمراہ وفود شریک ہوئے۔ اجلاس کا افتتاح برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن نے کیا۔

افتتاحی اجلاس میں جو ایجنڈا منظور کیا گیا ہے اس میں روڈیشیا کا مسئلہ بھی شامل ہے

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کیمل پور کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کیمل پور کی پہلی سالانہ تربیتی کلاس بتاریخ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جون ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام مسجد احمدیہ کیمل پور منعقد ہو رہی ہے ضلع کیمل پور کی تمام مجالس کے خدام سے درخواست ہے کہ کلاس ہذا میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ نیز مجالس نوشہرہ۔ واہ کینٹ، راولپنڈی، مردان وغیرہ اور قریب کی دیگر مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو کلاس میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لایا جائے۔ قیام و طعام کا بندوبست مجلس مقامی کیمل پور کی طرف سے ہوگا۔ بیرون جات سے تشریف لانے والے نمائندگان قبل از وقت مکرم قریشی عبد الرشید صاحب قائد ضلع کیمل پور کو اطلاع دے دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے

(قائد علاقائی۔ راولپنڈی ڈویژن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲